اسلام مخالف ریلی

یورپ کا مکروہ چہرہ

اداریہ!

رئیس التحریر کے قلم سے

یورپ کی منافقانہ پالیسیاں اور دوغلے پن سے ہم سب بخوبی آگاہ ہیں۔ ان کا روپ بہروپ سب پر واضح ہے۔ان کے مکروہ چہروں پر عیاری اور مکاری عیاں ہے۔خاص طور پر ان کا مسلمانوں کے خلاف معاندانہ رویہ کسی سے مخفی نہیں۔ یہ جان بوجھ کر شعائر اسلام کی توہین کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت معمول بنالیا گیا۔مختلف طریقوں سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کیے جاتے ہیں۔ پردے کی آڑ میں مسلم خواتین کی سر بازار تذلیل کی جاتی ہے۔ پردے پر پابندی کے لیے قانون سازی کی گئی۔اور اسلامی حقوق کے علمبردار ہم جنس پرستی کی اجازت دیتے ہیں، لیکن یہ نام نہاد چمپئین کسی کو پردے کا حق نہیں دیتے۔ مسلمانوں کی مساجد میں خنزیروں کے سر پھینکنے جاتے رہے، حتی کہ مساجد کے میناروں پر پابندی عائد کی گئی، تاکہ کسی کو یہ علامت بھی نظر نہ آئے۔ جمہوریت کا نغمہ الاپنے والے اور انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے یہ ممالک دراصل تعصب، حسد، کینہ، کدورت کا گڑھ ہیں۔ جہاں رنگ و نسل اور لسانی امتیازات پورے طرح موجود ہیں۔ مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری تصور کیا جاتا ہے۔

بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق اب حال ہی میں جرمن کے مشہور شہر ڈریسڈن (DRESDEN) میں اسلام مخالف تنظیم (PEGIDA) اپیٹر یاٹک یورپینز اگینسٹ اسلارائزیشن) کے نام سے ایک تحریک کا آغاز ہوا۔ اکتوبر 2014 سے شروع ہونے والی یہ تحریک اب تک اسلام کے خلاف دس ریلیاں نکال چکی ہے۔ گزشتہ دن ان کی سب سے بڑی ریلی نکالی گئی، جس میں 17500 افراد شامل تھے۔ان لوگوں نے جرمن پرچم اٹھائے ہوئے تھے۔ یہ لوگ مسلمانوں اور تارکین وطن کے خلاف نعرے بازی کررہے تھے، کہ انہوں نے ان

کے وطن پر غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ لوگ اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوف زدہ تھے اور مقررین اس خدشے کا ظہار کررہے تھے کہ اگر یہ صورت تبدیل نہ ہوئی تو وہ دن دور نہیں جب یہ لوگ ہم پر غلبہ پالینگے۔

جرمن میں پناہ گزینوں کی تعداد دیگر یورپی ممالک کی نسبت زیادہ ہے۔ خاص کر شام کی بگڑتی صورت حال کے باعث شامی پناہ گزینوں کی بڑی تعداد نے جرمن کا رخ کیا ہے۔ 2014 میں یہ تعداد دو لاکھ سے متجاوز ہوچکی ہے۔ جبکہ 2013 میں یہ تعداد 127000 تھی۔ جس کے باعث یہ انتہا پسند عیسائی احتجاج کررہے ہیں اور اسلام مخالف ریلیوں کا اہتمام کررہے ہیں۔ اور یہ تاثر دینے کی کوشش کررہے ہیں کہ یورپ اسلامائزیشن کا راستہ روک دے گا، حالانکہ یہ اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دبادیں گے۔ ان لوگوں نے اپنے میڈیا پر بھی جانبداری کا الزام لگایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میڈیا جان بوجھ کر مسلمانوں کی حمایت کرتا ہے اور یہ تاثر دیتا ہے کہ لوگ اسلام قبول کررہے ہیں اور اسلام امن وسلامتی کا داعی ہے۔

امر واقعہ ہے کہ نہ صرف یورپی ممالک بلکہ امریکہ میں بھی اسلام کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ انسانی مزاج یہ ہے کہ جس چیز کے خلاف بلاوجہ واویلا کیا جائے، یا اسے چھپایا جائے تو لوگوں میں اس کا تجسس پیدا ہوجاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ اسلام کے ساتھ ہوا۔ مسلمانوں کا کردار کیسا بھی ہو۔ اسلام کی حقانیت اور سچائی سے انکار ممکن نہیں۔ جب لوگ قرآن کا مطالعہ پورے تدبر سے کرتے ہیں، تو انہیں وہ روشنی ملتی ہے جس کے وہ متلاشی ہوتے ہیں۔ اس میں مسلمانوں کا کوئی کمال نہیں ہے، بلکہ کمال تو قرآن حکیم کا ہے۔ جو آج بھی ایک معجزہ ہے۔ جو ماضی حال اور مستقبل کی خبر دے رہا ہے اور انسانی عقل کو براہ راست اپیل کرتا ہے۔ تعصب کی عینک اتار کر پڑھنے والوں پر یہ اپنا اثر دکھاتا ہے اور ایک فکری ونظریاتی انقلاب برپا کردیتا ہے۔ اس کا راستہ ریلیوں سے نہیں روکا جاسکتا اور نہ ہی احتجاج اس کے راستے کی دیوار بن سکتا ہے۔

اسلام کے مقابلے میں کوئی عقیدہ ونظریہ ٹھہر نہیں سکتا، کیونکہ ان میں سچائی نہیں۔ عیسائیت اپنی اصل شناخت کھوچکی ہے۔ اس میں انسانی خواہشات کی بھرمار ہے۔ یہ پولس کا تراشہ ہوا بت اور نام نہاد کونسلوں کا کاشت شدہ درخت ہے۔ جس کی جڑیں ناپختہ ہیں اور یہ قرآن کی زبان میں "

مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض مالها من قرار "تثلیث ایک ایسا عقیدہ جس کی آج تک کوئی بطریق کوئی پوپ منطقی عقلی، نقلی توجیہ اور وضاحت نہ کرسکا۔ ایک ایسی گھتی جسکا سرا تلاش نہ کیا جاسکا۔

یورپ جو آج اخلاق باختہ مادر پدر آزادی اور بے لگام جنسی بے راہ روی کا شکار ہے۔ جہاں ایثار، قربانی، ہمدردی، صلہ رحمی کا تصور عنقا ہو چکا، جہاں مقدس رشتے ٹوٹ چکے، جہاں جنسی تعلقات رابطوں کا ذریعہ ہوں، جہاں مطلب اور خودغرضی، دولت وثروت مقصد حیات قرار دیئے گئے ہوں۔ وہ معاشرہ آج سکون کی تلاش میں ہے۔ وہ روحانی غذا ڈھونڈ رہا ہے۔ وہ پناہ گاہ کا متلاشی ہے۔ وہ ہمدردی اور خیر خواہی چاہتا ہے۔ وہ مقدس رشتوں کو پانے کی سعی کر رہا ہے۔ ایسے میں اسلام کے علاوہ کوئی اور شجر سایہ دار نظر نہیں آتا۔ اسی لیے یورپی معاشرہ پورے خلوص اور لگن سے اسلام کا مطالعہ کر رہا ہے اور ان پر وہ حقیقتیں آشکار ہو رہی ہیں۔ انہیں اس میں اپنا آئیڈیل نظر آتا ہے۔ فطرتی ضرورتوں کو پانے کے لیے پاکیزہ وطاہر، حلال اور طیب ذرائع میسر ہیں۔ جہاں جان، مال، آبرو کی حفاظت مقاصد شریعت ہیں۔ جہاں مرد وزن میں عدل کی بنیاد پر معاملات طے ہوتے ہیں۔ جو مساویانہ حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ خواتین کے لیے نرم گوشہ رکھتا ہے۔ معاشی بوجھ مرد کے سر پر رکھتا ہے۔ جس میں حضرات وخواتین بندگی، عبادت اور نیکیوں میں مساوی حق رکھتے ہیں۔

پھر کیوں نہ یہ لوگ اسلام کے اسیر اور گرویدہ ہوں، کیونکہ اسلام میں آزادی کا تصور بہت حسین ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی جتنی غلامی اور بندگی اختیار کرے گا، اتنا ہی دنیاوی خداؤں سے آزاد ہوجائے گا۔ یہی فلسفہ ہے، جس نے اہل یورپ کو قبول اسلام کا شیدائی بنا دیا۔ اب ان کا راستہ کون روک سکتا ہے۔ خلاف اسلام ریلیاں یا احتجاج حقیقتاً اسلام کے تعارف کا ذریعہ ہیں۔ لوگوں میں اسلام کو جاننے، جانچنے کا تجسس پیدا ہوتا ہے اور جس نے بھی ایک دفعہ اس کا مطالعہ کرلیا۔ اس نے اسلام کا طوق پہن لیا۔

ہم یہاں ان نام نہاد دانشور حضرات جو سیکولر اور لبرل کہلانا پسند کرتے ہیں۔ ان سے گزارش کریں گے کہ ذرا یورپ کا مکروہ چہرہ بھی دیکھ لیں جہاں آج علی الاعلان ایسی تشدد پسند تنظمیں